ازعدالت عظمی

پٹیل بھودر بھائی میگن بھائی اور دیگر

بنام

پٹیل کھیمبھائی امبرم اور دیگران

11 دسمبر 1996

[کے رامسوامی اور جی ٹی نانا وتی، جسٹسز]

ہندو جانشینی ایکٹ، 1956: دفعہ 14

ہندو قانون — جانشینی — بڑودہ ہندو نبند — بی۔ جی کی بیوہ نے جائیداد کو کے کو گروی رکھا — بی کی موت — جائیداد کے بعد مدعا علیہ کے پیشرو کی بیٹی ایچ نے ملکیت میں — مدعا علیہ کی طرف سے فق رہن کے لیے دائر مقدمہ — شنوائی کنندہ عدالت کے ذریعے مقدمہ خارج — مرافع عدالت نے فیصلہ سنایا — مرافع عدالت نے فیصلہ دیا کہ بیٹی (مدعا علیہ پیشرو — ان — ملکیت میں) بڑودہ ہندو نبند کے تحت یا ہندو جانشینی ایکٹ کے تحت جائیدادوں کے وارث ہونے کی حقدار تھی — مرافع عدالت کے فیصلے کے پیش نظر منعقد کی گئی۔ جواب دہندہ کے پیشرو کے ملکیت کا ترجیحی وارث نہیں تھا۔

حد بندی ایکٹ، 1963: گوشوارہ — آرٹیکل 61 (بی)۔

رہن، جائیداد کا — رہن رکھنے والے کی بیوی، S نے بعد ازاں دوسرے شخص کے حق میں دوسرا رہن انجام دیا — S کی طرف سے دائر فک رہن کا مقدمہ — نہ تو اصل رہن رکھنے والے اور نہ ہی جانشین نے دوسرے رہن میں فریق بنائے اور فک رہن کے لیے دعوی — لیکن دوسرے رہن کی حقیقت اصل راہن کے علم میں تھا — مانا گیا، ایس فک رہن پر رہن بن گیا — دوسرے رہن کے نفاذ کے 12 سال بعد دائر مقدمہ کو راہد میعاد نہیں تھا۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1986: کی دیوانی اپیل نمبر 720۔

عدالت عالیہ کے فیصلے کا حکم مورخہ 22785 ایس۔اے نمبر 294 سال 1978 میں

اپیل گزاروں کے لیے ایس کے ڈھولکیا اور ایس سی پٹیل

جواب دہندگان کے لیے ولی دیو اور یشانک اندھرو

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل گجرات عدالت عالیہ کے فاضل واحد جج کے فیصلے سے پیدا ہوتی ہے، جو دوسری اپیل نمبر 294 / 78 میں 24.2.1986 پر کیا گیا تھا۔ پہلا اپیل کنندہ مگن بھائی کا بیٹا ہے۔ گالا کی بیوہ بائی جیو نے 1911 میں یہ جائیداد کانا کو 31 سال کے لیے گروی رکھ دی۔ بائی جیو کا انتقال 1955 میں ہوا۔ اس جائیداد کے بعد 1965 میں مدعا علیہ پیشرو کی بیٹی ہاٹی نے جائیداد کی سال 1965 میں جانشین بن گئی۔ مدعا علیہان نے فک راہن کے لئے مقدمہ دائر کیا۔ شنوائی عدالت نے مقدمہ خارج کر دیا لیکن اپیل پر، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج، محسانہ نے مقدمے کا فیصلہ اس طرح کیا :

"مدعی کے 31 جولائی 1978 کو یا اس سے پہلے شنوائی عدالت میں روپے 112.50 پیسہ جمع کرنے پر مدعا علیہ نمبر 2 عدالت میں لائے گا، رہن والی جائیداد سے متعلق تمام دستاویزات یا اختیار اور اس طرح کے تمام دستاویزات مدعی کو پہنچائے جائیں گے اور مدعا علیہ نمبر 2 اگر اس طرح کی ضرورت ہو تو مذکورہ رہن والی جائیداد کو مذکورہ رہن سے آزاد اور مدعا علیہ نمبر 2 کے ذریعہ یا اس کے تحت دعوی کرنے والے کسی بھی شخص کے ذریعہ پیدا کردہ تمام باربیون سے مبرا اور رہن سے پیدا ہونے والے زیمداری سے آزاد ہوگا، اگر ضرورت ہو تو، سے صاف اور آزاد کرے گا اور رہن سے پیدا ہونے والی تمام ذمہ داریوں سے بھی آزاد ہوگا، اور، اگر ضرورت ہو تو مذکورہ جائیداد پر پرامن قبضہ مدعی کے حوالے کرے گا۔"

مرفع سانی میں اس کی تصدیق ہوئی۔ اس طرح، خصوصی اجازت کے ذریعے یہ مرفع۔

مرفع کنندہ کے فاضل وکیل شری ڈھولکیا کا کہنا ہے کہ فریقین کے نسب کے پیش نظر، مرفع کنندہ امی چند کا پوتا ہے جبکہ ہاٹی ایک دور کا رشتہ دار ہے جس کی نمائندگی دانسانگ کے بذریعے کی جاتی ہے جو روپسانگ کے بیٹے تھے۔ گلی جیکرن کا پوتا ہے۔ روپسانگ کے بیٹوں میں سے ایک سات ڈگری کے اندر تعلقات میں قریب ہونے کی وجہ سے اپیل کنندہ جواب دہندگان کے مقابلے جانشینی کے ترجیحی حق کا حقدار ہے۔ جویتارام کی بیوہ کی موت کب ہوئی اس پر تنازعہ ہے۔ اس لیے مرفع عالت نے پورے ثبوت پر غور کرتے ہوئے یہ نتیجہ اخذ کیا تھا :

"لہذا جویتارام مدعا علیہ بھودر بھائی مگند اس اور یہاں تک کہ اس کے والد اور دادا کی ترجیح میں گالا کی جائیدادوں کے وارث ہونے کا حقدار تھا جو سمنڈ کوں کے زمرے میں آئیں گے۔ جویتارام کاشی داس کی بیوہ بڑودہ ہندو سھدھ توضیعات کو دیکھتے ہوئے، یعنی بائی جیو کی ماں گالا کی جائیدادوں کی وارث ہونے کی حقدار تھی گو یا بائی جیو کی موت کے وقت اس کا شوہر زندہ تھا۔ اس طرح بائی ہٹی کی ماں بائی جیو کی بیوہ اوسا گوترا سپند اس کی حیثیت سے موت پر گالا کی جائیدادوں کی وارث ہونے کی حقدار تھی اور اس طرح ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ بائی ہٹی کی ماں جائیداد متعدد وایہ کی مالک بنی اور بائی جیو ہٹی کی موت پر اس کی ماں کا سال 1965 میں کچھ وقت کے لیے انتقال ہو گیا۔ ہم یہ مان سکتے ہیں کہ وہ 1.8.1965 کے بعد مر گئی ہو گی اور اس طرح جب اس کی موت ہوئی تو وہ جائیدادوں کی مطلق مالک تھی۔ بائی ہاٹی، اس طرح،

ان جائیدادوں کے وارث ہونے کی حقدار رہوں گی یا تو بڑودہ ہندو نبند کے تحت یا یہاں تک کہ ہندو جانشینی ایکٹ، 1956 کے تحت۔"

مذکورہ بالا نتیجے کے پیش نظر، ہمیں شری ڈھولکیا کی اس دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے کہ اپیل کنندہ مدعا علیہ کے ترجیحی وارث ہے۔

انہوں نے مزید دعوی کیا کہ گوشوارہ حدود میعاد ایکٹ، 1963 کے آرٹیکل 61 (بی) کے نفاذ کے ذریعے، مرفع کنندگان کے مفاد میں بھی جائیداد کے مالک بن گئے اور ان سے قبضہ بازیافت کرنے کے حق کو زائد میعاد ہوا کیونکہ مقدمہ رہن کی دوسری تلافی کی تاریخ سے 12 سال سے آگے دائر کیا گیا تھا۔ اس سلسلے میں چند متعلقہ حقائق کو نوٹ کرنا ضروری ہے۔ جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے، بائی جیو نے جائیداد کانا کو گروی رکھ دی جو کہ ایک گروی دار ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ اس کی بیوی شیو نے 13.5.1935 پر ایک کوبر کے حق میں رہن رکھا تھا۔ اس کے بعد، 1965 میں، بائی شیو نے او ایس نمبر 69/1956 با پتہ فک رہن تکمیل شدہ مورخہ 31.5.1935 اور وہ عورت جائیداد کی مالک بن گئی۔ پنے ذریعے پھانسی دیے گئے رہن کے تاوان کے لیے مقدمہ دائر کیا اور وہ جائیداد کی مالک بن گئیں۔ یہ کہا جاتا ہے کہ مالک کے طور پر اپنے حق کا دعوی کرتے ہوئے، شیو نے کوبر کے حق میں رہن پر تکمیل کیا۔ اس کا دعوی مدعا علیہ کے ملکیت میں پیشرو کے علم میں تھا اور اس لیے دوسرے رہن پر تکمیل کی تاریخ سے 12 سال کے اندر مقدمہ یا فک رہن دائر کیا جانا چاہیے تھا۔ آرٹیکل 61 کی شق (بی) میں کہا گیا ہے کہ رہن رکھنے والے کی طرف سے غیر منقولہ جائیداد کے قبضے کی بازیابی کے لیے مقدمہ دائر کیا جانا چاہیے جو گروی رکھنے والے کے ذریعے قیمتی ادائیگی کے لیے منتقل کیا گیا ہے، جس کی تاریخ سے منتقلی مدعی کو معلوم ہوتا ہے، 12 سال کے اندر دائر کیا جانا چاہیے۔ یہ طے شدہ قانونی حیثیت ہے کہ ایک بار رہن ہمیشہ رہن ہوتا ہے جب تک کہ اسے حد کی مدت کے اندر مناسب طریقے سے بازیاتہ انہ جائے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ بائی جیو یا اس کے مفاد میں جانشین کو 31.5.1975 پر تکمیل دیے گئے دوسرے رہن یا فک رہن کے مقدمے میں فریق نہیں بنایا گیا تھا اور نہ ہی اس کی طرف سے کسی اعتراف کی استدعا کی گئی ہے یا اسے قائم کیا گیا ہے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ عرضی دعوی میں واحد التجا یہ تھی کہ ہاٹی کو 1935 میں دوسرے رہن دار کے حق میں رہن والے کی تکمیل کے بارے میں معلوم ہوا۔ یہ سچ ہے کہ بائی جیو کو مالک کے طور پر یا اس کے مفاد کے لیے نقصان دہ کسی دوسرے ملکیت کے دعوے کا علم تھا اور اس نے اسے قبول کر لیا؛ شاید یہ دلیل مطابقت رکھتا ہے۔ بائی جیوی کو شیوی کے باوجود رہن کے اس طرح کے تکمیل کا علم تھا۔ چھٹکارے پر، شیو رہن دار بن گیا۔ ظاہر ہے، اس لیے، اس دلیل پر زور نہیں دیا گیا۔ دوسری طرف، عدالت عالیہ میں دلیل تھی کہ ایکٹ کے نافذ ہونے کے بعد 30 سال کی حد کے اندر حد میعاد دائر نہیں کیا گیا تھا۔ ایکٹ کے دفعہ 30 پر انحصار کرتے ہوئے، چونکہ اس نے مدت میں سات سال کی توسیع کی تھی، عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ ایکٹ کے تحت پرانے حد بندی ایکٹ 1908 کے تحت فراہم کردہ 60 سال کی میعاد ختم ہونے کے بعد اور 30 سال اور سات سال کی توسیع شدہ مدت کے اندر، مقدمہ 18 جون 1970 کو دائر کیا گیا۔ یہ قانون یکم جنوری 1964 کو نافذ ہوا تھا۔ ایکٹ کے تحت فراہم کردہ حد کی مدت، یعنی 30 سال اور سات سال کو دیکھتے ہوئے، مقدمہ حد میعاد کے اندر تھا۔ عدالت عالیہ مرفع نے فیصلہ دیا ہے کہ اس مقدمے کو حد سے روکا نہیں گیا تھا۔ مرفع عدالت میں بھی، حدود سے متعلق دو مزید تنازعات جن پر عدالت عالیہ کے سامنے بحث نہیں کی گئی تھی، کو حل کیا گیا اور انہیں مسترد کر دیا گیا۔ چونکہ انہیں یہاں دہرایا نہیں گیا ہے، اس لیے ہمارے لیے ان سوالات میں جانا ضروری نہیں ہے۔ اس نقطہ نظر سے، ہم سمجھتے ہیں کہ عدالت عالیہ نے دوسری اپیل کو مسترد کرنے میں صحیح تھا۔

اس کے مطابق اپیل کو مسترد کر دیا جاتا ہے لیکن بغیر کسی اخراجات کے۔

ٹی۔این۔اے

اپیل مسترد کردی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.08.03 16:15
I am the author of this document